O

سوال کچھ اور پوچھنا تھا جواب کچھ اور لے لیا ہے
حساب لینا تھا چشمِ نم کا نصاب کچھ اور لے لیا ہے

دکانِ دنیا سے مقصدِ زندگی خریدا ہے دام دے کر
ذرا سا رکیئے، ذرا ٹھہرئے، جناب کچھ اور لے لیا ہے

فتن کے اس دور میں حقیقت پہ اتنی سطحی نظر نہ ڈالیں
یہاں بہت سوں نے کج روی میں سراب کچھ اور لے لیا ہے

https://emad-ahmad.com/

غلام ابنِ غلام نسلیں، زمین پر رینگتی رہیں گی
کیا ہے یوں دہریا دہر نے، عتاب کچھ اور لے لیا ہے

مزاج اتنے نفیس رکھے کہ حق کی خاطر بھی کچھ نہ بولے
تمام دنیا کے ساتھ چل کر عذاب کچھ اور لے لیا ہے

فلک کے اس پار سے یکا یک شہابِ ثاقب ابل پڑے ہیں
رہِ معارج نے ابنِ شر سے حساب کچھ اور لے لیا ہے

عماد اتنے برس تو انفس کے راستوں پر لکھا ہے تو نے
اب آسمانوں کے سات رستے، یہ باب کچھ اور لے لیا ہے

https://emad-ahmad.com/